حصہ اول

تفہیم

کل نمبر ۲۵

ہر گھڑ سوار کا خواب ہوتا ہے کہ اس کا گھوڑا ہوا سے باتیں کرے۔ اس لیئے وہ جلد از جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن شیخ چلی تو ہر کام سکون سے کرنے کا عادی تھا۔ اس کا گھوڑا سکون سے چلتا رہتا اور وہ خود ہوا میں قلعے تعمیر کرتا رہتا۔ ایک مرتبہ خیالی پلاؤ پکاتے ہوئے وہ اپنے اصل راستے سے بھٹک کر کہیں سے کہیں پہنچ گیا۔ اسے اس وقت پتا چلا جب اس کا گھوڑا ایک جگہ پہنچ کر رک گیا۔ اس نے اپنے خیالات کی دنیا سے نکل کر آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو ایک سنسان کھنڈر میں پایا۔ اس کھنڈر میں ہو کا عالم تھا، نہ کوئی آدم نہ آدم زاد۔ اب تو شیخ چلی صاحب کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ اس نے گھوڑے سے اتر کر کسی انسان کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ اچانک چمگادڑوں کا ایک غول اس عمارت سے نکل کر اس پر حملہ آور ہوا۔ شیخ چلی نے گھوڑا چھوڑا اور زمین پر لیٹ گیا۔ کیا کوئی اپنے مہمانوں کا اس طرح استقبال کرتا ہے؟ میری پیاری بہنو تم سے تو ہماری کوئی خاص صاحب سلامت نہیں لیکن تمہارے بڑے تو ہمیں اچھی طرح جانتے ہیں۔ ہم تو بہت دور سے چل کر تمہارے گھر کو عزت بخشنے آئے تھے۔ ہونا تو یہ چاہیئے کہ تم ہماری آؤ بھگت کرتیں لیکن ابھی ہم تمہارے گھر قدم بھی نہ رکھنے پائے تھے کہ سب ہمیں کھانے کو اس طرح دوڑیں کہ جیسے ہمارے تمہارے باپ دادا کی پرانی دشمنی ہو۔ تمہاری اس نادانی اور حماقت پر ہم تو خود سے آب آب ہو رہے ہیں۔ تمہارے ابا اماں کو پتا چلے گا تو کیا سوچیں گے تمہاری اس حرکت پر، وہ بیچارے تو زمین میں گڑ جائیں گے۔ شیخ چلی نے زمین پر لیٹے لیٹے ایک تقریر کر ڈالی۔ جب اس نے آنکھیں کھولیں اور اپنے ارد گرد دیکھا تو وہاں کوئی چمگادڑ نہیں تھی۔ لگتا ہے ہمیں پہچان کر یا ڈر کے مارے سب تتر بتر ہو گئیں۔ ارے ہمیں تو دیکھ کر بڑی سے بڑی فوج اپنی چوکڑی بھول جاتی ہے۔ شیخ چلی نے شوخی میں آ کر خود سے کہا۔ آس پاس دیکھا اور گھوڑا نہ پا کر اونچی آواز میں کہا بھیا آ جاؤ دشمن ہمارا جاہ و جلال دیکھ کر رفو چکر ہو گیا۔ آؤ دیکھو! ہم نے دشمن کو پسپا کر کے کتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے بلکہ ہم نے تو پانی میں آگ لگا دی ہے، لیکن گھوڑا کہیں ہوتا تو آتا۔ اب تو شیخ چلی کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ وہ کھنڈر سے باہر نکلا اور ایک چھوٹے سے راستے پر ہو لیا کچھ دور چلنے کے بعد اپنے سامنے ایک بستی کے آثار دیکھ کر شیخ چلی کی جان میں جان آئی اور پھر اس نے خیالات کے گھوڑے پر سوار ہو کر بستی کی راہ لی۔

سوال نمبر ا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیئے۔

ا۔ کسی بھی گھڑ سوار کا کیا خواب ہوتا ہے؟ ۱

۲۔ شیخ چلی راستہ بھٹک کر کہاں جا پہنچا؟ ۲

۳۔ چمگادڑوں سے شیخ چلی نے کیا کہا؟ ۲

۴۔ اپنے گھوڑے کو موجود نہ پا کر شیخ چلی نے اونچی سی آواز میں کیا کہا؟ ۳

۵۔ دی گئی عبارت میں سے چار محاورات تلاش کریں اور ان کو جملوں میں استعمال کریں۔ ۴

محاورات	جملے

۶۔ اس عبارت کا مناسب عنوان تحریر کریں۔ ۲

۷۔ 'نہ کوئی آدم نہ آدم زاد' سے کیا مراد ہے؟ ۲

۸۔ دیئے گئے الفاظ کا انگریزی ترجمہ لکھیے۔ ۴

تلاش ____________________

عمارت ____________________

بستی ____________________

اردگرد ____________________

۹۔ دیئے گئے الفاظ کے متضاد پیراگراف میں سے تلاش کر کے لکھیں۔ ۳

الفاظ	متضاد
نادانی	
دور	
تیز	
سکون	
ناکامی	

۱۰۔ عبارت میں سے دو مرکب الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔ ۲

۱۔ ____________________

۲۔ ____________________

حصہ اول

تفہیم

کل نمبر: ۲۵/

آج کے بچے کل کے ذمہ دار شہری ہوں گے۔ اس لئے ملک اور قوم کا مستقبل ان سے وابستہ ہے۔ کسی ملک کی ترقی اور خوشحالی کا انحصار اس کے مادّی وسائل پر نہیں بلکہ اس کے بلند کردار انسانوں پر ہوتا ہے۔ مادّی وسائل سے کسی ملک کو فائدہ صرف اس صورت میں پہنچ سکتا ہے کہ ان وسائل سے کام لینے والے لوگ مخلص، دیانت دار، بے لوث اور قوم کے سچے ہمدرد ہوں۔ اسی لئے ہمیں شروع سے ہی بچوں کی اخلاقی تربیت کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کو اخلاقی سانچوں میں ڈھالنے کے تین اہم مراکز ہیں۔ گھر، تعلیمی درس گاہیں اور معاشرہ۔ گھر پر بچے کی تربیت میں سب سے نمایاں کردار ماں کا ہوتا ہے، جس کے پاس بچہ بچپن سے نوجوانی تک اپنے وقت کا بیشتر حصہ گزارتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں عام طور پر باپ روزی کمانے کے لئے زیادہ وقت گھر سے باہر صرف کرتا ہے جبکہ بچے ماں کے پاس رہتے ہیں اور جو کچھ دیکھتے ہیں وہی سیکھتے ہیں۔ وہ ہر نئی بات کا اثر قبول کرتے ہیں، ان کا ذہن صاف شفاف آئینے کی مانند ہوتا ہے، اس لئے جو مائیں نیک اور خوش اطوار ہوتی ہیں ان کے بچے بھی بالعموم بلند کردار ہوتے ہیں۔ گھر کے بعد تربیت کا دوسرا مرکز تعلیمی درس گاہیں ہیں۔ جوان کو عملی زندگی لئے تیار کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ استاد کی شخصیت بچوں کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ جو استاد اعلیٰ اخلاقی اور عملی خوبیوں کے حامل ہوتے ہیں ان سے تعلیم پانے والے بچے بھی با اخلاق ہوتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم اور تربیت میں معاشرہ بھی اہم ترین کردار ادا کرتا ہے۔ ہر انسان صحبت کا اثر قبول کرتا ہے، خصوصاً وہ بچے جو ذہنی لحاظ سے پختہ نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے والدین کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو بری صحبت میں نہ بیٹھنے دیں۔ جس قسم کی صحبت میں بچے رہتے ہیں ان کا اخلاق بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔ اگر بچے اچھے لوگوں کی صحبت میں رہیں تو اچھی باتیں سیکھتے ہیں اور اگر بری صحبت اختیار کریں تو بری عادات کا اثر قبول کرتے ہیں۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

سوال نمبر ا۔ **ملک اور قوم کے بچوں کا مستقبل بچوں سے کیوں وابستہ ہے؟** ۱/

جواب: ______________________________

____

سوال نمبر ۲۔ **کسی ملک یا قوم کی ترقی کا انحصار کس بات پر ہے؟** ۲/

جواب: ______________________________

____

سوال نمبر۳۔ بچوں کی اخلاقی تربیت پر توجہ دینا کیوں ضروری ہے؟ /۲

جواب:

سوال نمبر۴۔ آپ کی نظر میں بچوں کا بہترین تعلیم و تربیت کا مرکز کیا ہے؟ اپنی رائے سے آگاہ کرتے ہوئے وجہ بھی تحریر کریں۔ /۲

جواب:

سوال نمبر۵۔ ماں کی تربیت کا اثر بچوں پر کیوں زیادہ ہوتا ہے؟ /۲

جواب:

سوال نمبر۶۔ بچے ہر نئی بات کا اثر جلدی کیوں قبول کر لیتے ہیں؟ /۳

جواب:

سوال نمبر۷۔ کیا بچے استاد کی شخصیت کا اثر قبول کرتے ہیں؟ ہاں یا نہیں دونوں صورتوں میں دلائل دیجیے؟ /۳

جواب:

سوال نمبر۸۔ آپ کے خیال میں معاشرہ کس حد تک بچوں کی تربیت پر اثر انداز ہوتا ہے؟ /۳

جواب:

سوال نمبر ۹۔ درج ذیل الفاظ کا انگریزی میں ترجمہ کریں۔ /۳

۱۔ مرکز ________________

۲۔ فرض ________________

۳۔ عادات ________________

سوال نمبر ۱۰۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔ /۴

۱۔ شخصیت: ____

____

۲۔ مستقبل: ____

____

۳۔ کردار: ____

____

۴۔ معاشرہ: ____

____

کل نمبر ۲۵

حصّہ اوّل

تفہیم

ہمارے پیارے نبی ﷺ ۱۲ ربیع الاول بروز پیر صبح صادق کے وقت مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔ نام محمد رکھا گیا۔ عرب کا دستور تھا کہ بچہ پیدا ہوتے ہی دایہ کے حوالے کر دیا جاتا اور وہ اپنے گاؤں لے جا کر اپنی نگرانی میں پرورش کرتی۔ بچہ کھلی ہوا میں پرورش پاتا، تندرست و توانا رہتا۔ صاف ستھری زبان سیکھتا۔ چنانچہ اسی روایتی دستور کے مطابق آپ ﷺ کو حلیمہ سعدیہؓ کے حوالے کیا گیا۔ جب آپ ﷺ کی عمر چھ سال ہوئی تو حلیمہ سعدیہؓ آپ ﷺ کو حضرت آمنہؓ کے پاس لے آئیں۔ ماں اور دادا عبدالمطلبؓ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے چچا آپ ﷺ کی پرورش بہت محبت سے کرنے لگے۔ آپ ﷺ چچا کے ہمراہ تجارتی سفر پر جاتے۔ آپ ﷺ نے خرید و فروخت کے طریقے سیکھے۔ سفر کے دوران بہت سے لوگوں سے ملاقات ہوتی۔ بات چیت کا موقع ملتا۔ آپ ﷺ اکثر شام جایا کرتے تھے۔ مکہ میں ایک خاتون رہتی تھیں۔ نام تھا خدیجہؓ، انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ آپ میرا مال لے جا کر شام میں فروخت کریں، مجھے آپ جیسے ایماندار شخص کی ضرورت ہے۔ آپ ﷺ نے اس پیشکش کو منظور کر لیا۔ سفر سے واپسی پر حضرت خدیجہؓ کے غلام نے حضور ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کی جو خوبیاں بتائیں ان سے حضرت خدیجہؓ بہت متاثر ہوئیں اور نکاح کی درخواست کی۔ حضور ﷺ نے اپنے بزرگوں کے مشورے سے اس پیشکش کو قبول کر لیا۔ آپ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہؓ کی ۴۰ سال تھی۔ نکاح ہو گیا تقریب میں حضرت ابو طالبؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ اور برادران قریش شامل ہوئے۔ حضور ﷺ نے مہر میں بیس اونٹ دیئے۔ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ عبادت الٰہی میں گذرتا۔ آپ ﷺ کئی کئی دن غار حرا میں عبادت میں مصروف رہتے۔ ایک دن اچانک ایک نورانی جسم نمودار ہوا۔ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے اور یہ پہلی وحی تھی۔ آپ ﷺ منصب رسالت پر فائز ہوئے۔ آپ ﷺ دین حق کی تعلیم دیتے رہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، ماں باپ پر احسان کرو اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، بے حیائی سے بچو، ناحق قتل نہ کرو، یتیم کے مال کو ہاتھ نہ لگاؤ، ناپ تول میں انصاف کرو۔ اللہ سے جو عہد کرو اسے پورا کرو۔ تاجدار انبیاء اپنا کام خود کرتے، اپنا جوتا خود ہی گانٹھ لیتے۔ کپڑوں میں پیوند لگا لیتے۔ قریش مکہ آپ ﷺ کے دشمن ہو گئے تو مدینے کی جانب ہجرت فرمائی، کچھ عرصے بعد ہی مکہ فتح ہو گیا۔ فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے عام معافی کا اعلان کر دیا اور اپنے بدترین دشمنوں کو بھی معاف کر دیا۔

آدھے عرب پر آپ ﷺ کی حکمرانی قائم ہو چکی تھی۔ ۲۲ لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی سلطنت کا بادشاہ کھردرے فرش پر لیٹا ہے جسم سے پسینہ بہ رہا ہے۔ لباس بہت پرانا ہے لیکن صاف ستھرا۔ قیصر روم یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ آپ ﷺ کے گھر میں کھانے کا سامان سوائے مٹھی بھر جو کے کچھ نہ تھا۔ جبکہ مسجد کے صحن میں مال و اسباب جمع تھا، دولت کا انبار لگا تھا؛

بے شک آپ ﷺ اخلاق کے بلند درجے پر فائز ہیں۔ (القرآن)۔

سوال نمبر۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجئے۔

۱ حضور کی پیدائش کے وقت عرب کا کیا دستور تھا؟ /۲

۲ حضور ﷺ کے نکاح کی تقریب میں کون لوگ شامل تھے؟ /۲

۳ رسول اللہ ﷺ نے کیا تعلیم دی؟ /۳

۴ فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے کفّار کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ /۲

۵ حضور ﷺ کا رہن سہن کیسا تھا؟ /۲

سوال نمبر۲ خالی جگہ پر کیجیے۔ /۵

۱۔ حضور ﷺ ـــــــــــــ ربیع الاوّل بروز پیر ـــــــــــــ میں پیدا ہوئے۔

۲۔ مہر میں حضرت خدیجہؓ کو ـــــــــــــ اونٹ دیئے۔

۳۔ پہلی وحی غار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نازل ہوئی۔

۴۔ حضور تجارت کی غرض سے اکثر ملک ۔۔۔۔۔۔۔۔ جایا کرتے تھے۔

۵۔ وحی لے کر آنے والے فرشتے کا نام ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

سوال نمبر۳۔ رشتوں کی مناسبت سے کالم "الف " کو کالم "ب" سے جوڑیے اور صحیح جواب کالم ج میں لکھیے۔ /۵

کالم الف	کالم ب	کالم ج
ا۔ والدہ	ا۔ حضرت خدیجہؓ	
۲۔ چچا	ب۔ حضرت ابو طالبؓ	
۳۔ دادا	ج۔ حضرت حلیمہ سعدیہؓ	
۴۔ بیوی	د۔ حضرت عبدالمطلبؓ	
۵۔ دایہ	م۔ حضرت آمنہؓ	

سوال نمبر۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے بنائیے۔ /۲

ا۔ دستور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۲۔ احسان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوال نمبر۵۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا انگریزی ترجمہ لکھیے۔ /۲

ا۔ خرید و فروخت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۲۔ منظور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۔ غار ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۴۔ شریک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔